❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت برکات الدعا
وقت 5-7منٹ

آدابِ دعا
(بزبانِ مبارک حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

معزز حاضرین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ذاتی تجربہ اور دیگر اسلامی تعلیم سے دعا کرنے اور کروانے کے جو آداب مختلف جگہوں پر بیان فرمائے اُن میں سے چند ایک آج آپ سامعین کے سامنے رکھنے جا رہا ہوں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دُعا بڑی عجیب چیز ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 692-693)

پھر فرمایا۔

”ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آدابِ دعا کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہوگئے اور پھر رفتہ رفتہ خداتعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 617)

”سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، مُتصرِّف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 522)

”بہت سی دعاؤں کے ردّ ہونے کا یہ بھی سرّ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کر لیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ702)

سامعین! قبولیتِ دعا کی چار شرائط کا یوں ذکر فرماتے ہیں۔

”قبولیت دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ شرط اول یہ ہے کہ اتّقاء ہو...دوسری شرط...دل میں درد ہو... تیسری شرط یہ ہے...... کہ وقتِ اَصفٰی میسّر آوے...... چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدّت دعا کی حاصل ہو۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 535-536)

”جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ170)

”یادرکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ195)

”ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 682)

”یادرکھو دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ130)

”بعض لوگ تھک جاتے ہیں... ایسے لوگوں کو مَیں مُخَنَّث سمجھتا ہوں۔ مَیں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر تیس چالیس برس گزر جاویں تب بھی تھکے نہیں اور باز نہ آوے... اللہ تعالیٰ دعا کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ106)

اِسی مضمون کو مثال سے یوں سمجھاتے ہیں۔

”حضرت یعقوب علیہ السلام...... چالیس برس تک...... دعائیں کرتے رہے...... آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ152)

”دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ ”جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ107 حاشیہ)

”دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے“

(ملفوظات جلد5 صفحہ455)

”یادرکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے...... پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرّع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ616)

”اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے...... پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشّان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ618)

فرمایا۔

”دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دل میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے...... خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 164)

”دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے......لوگوں کو دعا کی قدر وقیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد مُلول ہو جاتے ہیں...... حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے......اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 615)

”جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرّف میں ہے تو اس کو صاف کر دے......تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397-398)

”دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 100)

”دعا سے پہلے اسباب ظاہری کی رعایت اور نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 89)

فرمایا۔

”جس قدر اضطرار بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گزازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 89)

”دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مردِ بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 182)

”جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغیّر جائز نہیں......ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 194)

”دعا کے لئے رقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباعِ سنت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتباعِ سنّت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو...... مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے......جس کو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 538)

سامعین! فرمایا۔

”نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 29)

”دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 589)

”دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کردو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتّب نہیں لاتی۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 176)

”انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں مانوں گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 573)

”جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضلِ خدا سے قوت عطا ہوگی۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 622)

”وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکّل، تبتّل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہوکر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمالِ صالحہ کی روح ہیں۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 389)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا میں سب سے پہلے فاتحہ پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے۔

رضائے باری کے حصول کی دعا

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

”دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔ اس میں ہرگز زندگی کی روح نہیں جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرضہ کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی ہی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

کہ اے رب العالمین! تیرے احسان کا مَیں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہوجاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا، جن سے تو راضی ہوجاوے۔ مَیں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر 3 صفحہ 5)

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

(بشکریہ: ادعیۃ المہدی از حافظ مظفر احمد صاحب)